

تمل ناؤز رعی یونیورسٹی
ایک ایسے وائز کی بیخ کنی
کر لئے کوشان مہ جوہندوستان
میں پیتے کی فصل کو تھان
پہنچا رہا ہے۔

رنگ اپاٹ
واٹر سے متاثر



بائوٹیک پپتا

کیا ہندوستانی کاشت کاروں کے لئے نعمت ثابت ہوگا؟

غذائی اشیاء کی آسان کوچوتے والی قیمتوں نے جب پوری دنیا کو گرفت میں لے لیا ہو تو زیادہ سے زیادہ ممالک اپنے حکومت کی خدائی طور پر کوپرا کرنے کے لئے صنعتی موزو پینا ٹیڈ (لی ایم) "تو لیدی طور پر اصلاح شدہ" فضلوں سے امیدیں ہاندھتے گے ہیں۔ خود ہندوستان نے اکتوبر ۲۰۰۷ء میں ان فضلوں کی کاشت کے سلسلے میں ایک اور دہائی میں، ہوائی میں متحارف ہوا تھا اور اب وہاں کامیاب طور پر اچانست دے دی ہے۔

اس کی کاشت کی جاری ہے۔ حال ناؤز رعی یونیورسٹی کے میں الاقوامی بازار میں بڑی حیثیت رکھتا ہے۔ اس نے کامیاب میں واقع حال مولکوار بائوٹیک کے مرکز سے وابستہ ساتھیاں پیتے کی ایک ایسی اداروں نے پایا تھا کہ کیا تھا کہ مذکوی کی اور جو قصہ تھا یہ کامی

دور دالیں: پھپاپا رنگ اسپاٹ
والوں سے متاثر ایک تیار پہنچتا

دالیں: علپاٹ کے ایک تجربیاتی
مکان میں والوں کی دفعائی
صلحیتوں کے حامل، دوازا
سو لو پہنچتا۔

جی ایم فصلیں کس طرح کام کرتی ہیں

غیر متاثر

درسل جاری رہتے ہیں۔ جنین عام طور پر پودوں کی
فیکٹ اکٹ بکھیات کو بناشت کرنے کی قوت، بخک
سالی سے مراجم ہونے کی قوت، جیات ہٹھیں اجزاء کی
شورت، شرات، لارٹ، نڈیا جاریں سے مراحت کی
قوت پر توجہ صرف کرتے ہیں۔ پہنچ کوچانے کے لئے
اس کے کٹ پروٹھن (بہری لگ) سے پورت رنگ
اپاٹ والوں کے لئے دفع کردہ ایک ہجن کوڈاگ کو
قدڑے خلف ہے جس میں کسی پکسر خلاف نوع کی
پہنچ کے خواپنے کی این اے میں پوست کر دیا جاتا
ہے۔ پورے پر والوں عمل کر سکا ہے جیس کی تعداد
میں اضافیں، وہ کل کیکاں کا اپنے کٹ پروٹھن ہجن،
پورے میں پوست کے گئے ہجن کے ذریعہ تجید ہو جاتا
ہے۔ اور اس طرح پورے والوں کے طبوں سے مراحت
کے قابل ہو جاتا ہے۔



تمال نالوں زرعی یونیورسٹی میں ڈاکٹر رجنی مala (بالوں)،
نفیسه بالو اور ڈاکٹر کے انگلیں۔

تی انہم پودوں میں پہنچتے ہے۔ ان کا شیل تھا کہ آنکھہ "دوائی" ایک امریکی قیمتناق بخش عضم ہے جو ترقی پر پکلوں کو باہمیں لوحیر
مراحت کرنے والے پورے ہی ترقی پر پکلوں کی پیداوار میں
اضافہ کریں گے۔ اعلیٰ سروں برائے انکو زیشن آف امگری۔
میں خوب اضافہ کر سکیں۔ جیسا خبراتی ادارے اور سرکاری
انجنسیاں آئی اس اے اے اے کے کوئی رابطہ کار
ہائے پیک ایچی کیشنز (آئی اس اے اے اے) کے قوی رابطہ کار
ہما کی تحد پوری کے بقول مولیخنے ہندوستان میں والوں سے
مراحت کی قوت رکھتے والے پہنچ پیدا کرنے، انہیں مشافت
چھوٹے اور سماں سے محروم کسانوں کی غربت و ناداری کے
ازالے کی جانب ایک اہم قدم ہے کیونکہ پہنچ میں لگنے والا رنگ

اپنے داکس، پیچے کی اجتائی تھا کہ یاری تصور کی جاتی ہے۔ آئی لنس اسے اسے اسے بروڈ آک فائزر کے جھتر میں کالائے جیسا جو کیڑا سے قطع رکھتے ہیں، وہ بہمندستان تحریف لائے تاکہ پائی گلابی کو صرف استعمال کیا جائے بلکہ اس کی ترقی و ترویج کی را جس بھی کشاور کی جائے۔ وہ اس کے مزید فوائد کا تذکرے کرتے ہوئے کہتے ہیں۔ ”ہمارا نظریہ یہ ہے کہ ہمارا متصدد روزی اراضی پر بیکار میں اضافہ ہونا چاہیے۔ سرست اس اراضی کا رقبہ ۱۵۔۱ ملین ہکٹر ہے۔ اگر اس اراضی پر بیکار دوستی ہو جائے تو آپ نے تو جنگلات کا مقابلہ کریں گے اور نہ ہی حیاتی خوبی خون سے ہم پر بہاء گا ہوں پر بے جا بخشنے اور کوشش کریں گے۔

ہندستان کی ریاستوں، آسام، بہار، گجرات، کرناٹک، مہاراشٹر، می پور، سکھنال، اڑیسہ، تامیل نادو، اڑیسہ، اور مغربی بنگال میں ہر سال ۲۔۵ ملین کلوگرام پھوتا یہ اکیا جاتا ہے۔ تازہ پھوتا کھایا جاتا ہے، اسے پکا کر بھی کھاتے ہیں۔ جنگلات کا اچار، چام، کینڈی، مژوویات اور جوں بھی تیار کیا جاتا ہے۔ پیچے کے درخت کے دودھ سے حامل شدہ ایک مفتراز ازم، ہمیں کو برآمد کیا جاتا ہے۔ اس کے ازٹام کو دو اوس اور کنکل میں، شراب کشید کرنے والی بیٹھوں، پھرے کے کارخانوں اور گوشت کی طبقیت کو برقرار رکھتے میں استعمال کیا جاتا ہے۔ ہندستانی معیشت میں پیچے کی غیر معمولی اہمیت کے تاثر میں، جی ایم نویجت کے پھتوں کی شروعات اچھائی مورث ٹابت ہو گی۔ چودھری کا تجھید ہے کہ اس گلابی کے سبب ہندستان کی پھوٹا صحت کو ۱۲۔۵ ملین روپیوں کا منافع متوقع ہے۔

مونسون کے اس عطیہ کی شرائکاریاں ہیں؟ آئیں اسے اسے کے جھوکے مطابق، یہ یہ ہے کہ کپیاں اپنے متوفی گراہوں کو، اپنی ما رکیت ہاتنے کے لئے، کوئی گلابی یا سامان علیہ کرتی ہیں لیکن یہ ہاتھ مونسون کے معاملے میں صادق نہیں آتی۔ پارکائلی کے دس سال بکھلابی کے استعمال کی جمدت تاں ۱۰۰ ورزی یا یورپی کوئی گئی ہے وہ ”محض ایک مدت کارہے۔ اس کے بعد بھی یہ کھلات چاری راتکی۔“ مونسون کوئی کہنے پہنچ آتگی کہ اس دس سال ختم ہو گئے ہیں اس لئے آپ پر اکٹھی واجب الادا ہے۔

جھوکا خیال ہے کہ جی ایم نڈاؤں سے اڑیک رہیں کالا ٹھاٹ کیا جاسکتا ہے، انہوں نے تی ایک نڈاؤں کے چالوں کے ذریعہ



دنیا کے طول و عرض میں بایو ٹیک فصلیں

اسے اسے اسے کے مطابق ہندوستان کا ثانی ۲۳ ملکوں میں ہے، جہاں جی ایم فصلیں اکائی جا رہی ہیں۔ جن میں ایم آنی فصلیں اگائے والے ترقی پر ملکوں (۱۲) کی تعداد، جی ایم فصلیں اگائے والے مشتمل ملکوں (۱۱) کی تعداد سے قدر نہ ہے۔ پھری ویسا میں ایک کروڑ ۲۰۰ لاکھ کی مکمل ریپری ایم فصلیں اگائے ہیں۔ ان میں سے ایک کی وجہ میں لاکھ کسان دسال سے محروم ہیں۔ امریکہ کوئی ایم فصلوں کی کاشت میں اولیت حاصل ہے۔ یہاں ۲۲۔۳۲ ملین بکھر ریڈی میں جی ایم سو ٹھنڈاں اور ۲۹۔۹۹ ملین بکھر ریڈی میں جی ایم اداج کی کاشت ہوتی ہے۔ یہ مقدار امریکہ میں اداج کی کاشت کی ۳۰٪ فیصد ہے۔ وہی ایک مردمدار سے دنیا کی کبھر زین ہائے بکھر لوبی لیپ کی جنیت سے خدمت اداج سے دنیا اور البرٹ لگ (اوپر) بھیسے کسان میں جی ایم پیچے کی کاشت کر رہے ہیں۔ لیکن، ہوائی میں کیسا اقام میں سگ، جی ایم پیچے کا ایک درخت کی پیوس کی جائی گرتے ہوئے۔

بایو ٹیک فصلوں کا گلوبل رقبہ

میلین ہیکٹر (۱۹۹۶-۲۰۰۷)



۲۰۰۶ کے درمیان ۱۲۔۲ ملین ہیکٹر (۳۰ ملین ایکٹر)، ۲۰۰۷ فیصد اضافہ

مزید معلومات کے لئے:

ہندوستان میں مومنینٹو

<http://www.monsantoindia.com/>

جنیونکلی موڈیفاٹڈ گروپس ایک تزارے

http://mcaitam.com/gmra_grantha/

گنتیا میڈیا میڈیا میڈیا

نٹی دلی میں مارچ ۲۰۰۸ء میں ایک نٹی پا یونکنا لوگی کانفرنس، اظہر نوں آف ایگر بیکپول رسرچ اور یونکس کے تھریڑ زراعت کے خواہ کھاون سے منعقد ہوئی جس میں نٹی پا یونکنا لوگی کے میدان کے متعدد ہدودیاتی اور امریکی سائنسدار اور محققین شریک ہوئے۔ ”پا یونکنا لوگی کے ثروات سے استفادہ“ کے موضوع پر ہوتے والی کانفرنس نے دنیوں مکون کے ماہرین کو تحقیقات کے میدان میں توصیح مزید اور سرکاری تحریک اور یونیورسٹی اور جنپیا پالی ٹیکنک انسٹی ٹیوٹ اور اسٹیٹ یونیورسٹی، واشنگٹن اور یونیورسٹی آف سورنی کے نام قابل ذکر ہیں۔

<http://www.icas.org.in>

خیال ہے کہ بہت سے ترقی پر رکھوں میں فتحی سکھلر کو ایک بیٹت قوت کے بجائے فتحی وقت سمجھا جاتا ہے۔ ”وہ لیلیں جیش کرتے ہوئے کہتے ہیں کہ سرکاری اچارہ دار یوں کی حالت، کار پوریست اچارہ دار یوں ہی کی طرح ہے اور بھی بھی تو ان سے بھی زیادہ گنجی گزرنی ہوتی ہے۔ ”ای ٹنے دھوں کے مابین ایک بھر تعلق ہاگز ہر ہے فتحی اور سرکاری سکھلوں کے بھرجن خواص کو سمجھا کر کے تے پر پر گرسوں کو تکلیل دئے جانے کی ضرورت ہے تاکہ وہ نسبتاً بہتر کردار ادا کر سکیں۔ ”ان کے بقول آئی انس اے اے کامیں انصب اہمیں ہے۔ ”فتحی سکھلر کا اجنبائی اہم تعاون یہ ہے کہ وہ فتحی سکھلر اسی ہیں جو کروڑوں کی لاگت سے تیار کی جاتی ہیں۔ اُنھیں ناداری اور بھوک کے خاتمے کے لئے استعمال کیا جاسکتا ہے۔ ”دریں اشام، تحقیقاتی مقاصد میں پہنچنے کے سارے مسلسل اضافات ہذا چارہ ہے۔ پھر وہی کہتے ہیں، ”پہنچنے کی تکالیفی کو مرکز کے اور ہندوستان کے مابین ”زوجی مولوی اقدامات“ کے تحت زندگی تکالیفی کے زمرے میں رکھا گیا ہے۔ آئی انس اے اے پہنچنے سے ہی ملیجھو کی عطا کردہ مددگار پالا تکالیفی کو ہاذد کر دی ہے۔ وہ ”پیالا پا یونکنا اونچی دیبیت درک آف ساؤ تھے ایسٹ ایشیا“ کے ذریعے سچھا کی عطا کر کر تکالیفی میں اصلاح کی کوششیں بھی کر دی ہے اس تکالیفی کا تعلق اس بات سے ہے کہ چوتا دیر سے پکے ہا کارے دری بک رکھا جائے گے۔ ”ہندوستان میں اس فعل کی معماٹی اہمیت کی وجہ سے مدتی اہم پہنچنے کی نشووناپر ہرجار چاہب سے لگائیں گی ہوں ہیں۔

اُن مضمون کے متعلق اپنی رائے اس ہے ہے لکھیں:

editorspan@state.gov

پار پار دی جاتے والی ایک بٹال کو دہڑ لیا کہ بر از میں نہ کی جیں کوئی
اندھی میں پوسٹ کیا گیا تو اس انداج سے ارجمند مغل کی بھتی
مددوں ہوئیں۔ اس تھیں میں بھر کا یہ کہا ہے کہ اس بٹال سے ثابت
ہوتا ہے کہ ستم کام کرتا ہے اور یہ کہ ارجمند پہاڑ کرنے والے جیں کی
شناخت کر کے اسے بٹال ہاہر کیا جاسکتا ہے۔ جہاں ایک طرف یقینی
اعیشد ہے کہ نیا ہو چکا، اپنی کاشت سے حلقہ ایک ملکے کا مل پیش کرے
گا وہ ایسے یہ بات بھی ذہن لٹھن ہوئی چاہیے کہ ایم جی سے یقین
ٹھیں وابستہ کرنی چاہیے کہ وہ کسان کے قلم مکمل کا مل پیش کر سکے
گی۔ وہ پیدے ہوں کوئی ایک دارس سے حرارت کے قاتل ہوادیا گیا
ہو، ضروری لٹکیں کہ وہ دارس سے نہ رہ آتا ہو سکیں۔ حشرات الارض
اور دارس پہاڑ کروہ حرارت پر قابو پا سکتے ہیں۔ اسی صورتحال میں
تجی ایک بھلوں کو حشرات کش داؤں کے بھر کا یہ کہی شروع ہوتی ہوگی۔

ہندوستان میں قومیں اور انضباطی کمیٹیاں جیتنے کے اچھے نتائج
کے میدان میں آئے۔ وادی چنی رفت سے ابھی بھی دست و گر پیاس
ہیں۔ حال ہی میں اظہرین کوش آف میڈیا بلکل ریسرچ نے تجی ایم
نڈاؤں کی نقداً بیعت اور سلامتی کی تجویز سے متعلق رہنمای خلوط وضع
کے لیے چیزیں (www.icmr.mic.in) چاروں کردو رہنمای خلوط میں
یہ وضعیت کی گئی ہے کہ تجی ایم نڈاؤں کی جانب ضروری ہے اور
اس بات پر اصرار کیا گیا ہے کہ تجی ایم نڈاؤں کو رہنمای نڈاؤں کی
طرح ارجمندی اور ستمیت سے پاک ہونا چاہیے۔ ان شرطوں پر پورا
اترے کے بعد ای ایس ہندوستان میں تجارتی طور پر تیار کرنے کی
امراحت مل سکے گی۔

